حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑان
اور
مرزا غلام احمد الہامی قاتل و خونی مسیح قادیان

الہامی قاتل و خونی مسیح مسیلمہ ثانی مرزا غلام احمد کادیانی نے اسلامی دنیا میں ایک نیا جال پھیلانا اور اُسمیں معتقدین مشائخ کرام کو پھنسانا چاہا تھا۔

رسائل انجام آتھم میں اُسنے اپنا پرانا ڈھکوسلہ مباہلہ درج کیا تو اُسمیں علمائے اسلام کے ساتھ مشائخ عظام پنجاب و ہندوستان کو بھی اپنا مخاطب بنا لیا۔

اس کی اس گیدڑ بھبکی کو اکثر علماء و مشائخ ہندوستان و پنجاب نے تو لاشی محض سمجھا اور اس کیطرف نگاہ التفات سے نہ دیکھا۔ مگر ایک گوشہ نشین و خلوت گزین بزرگ نے جو اس زمانہ کی چالاکیوں اور مکاروں کی دہوکہ بازیوں سے واقف نہین اور ذکر و شغل و ارشاد طلاب و تلقین خاص احباب میں مصروف رہتے ہین (یعنے جناب خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں نے محض دفع شر و رفع ضرر کی غرض سے کادیانی کو اُسکی درخواست مباہلہ کے جواب میں اسمضمون کا عربی میں خط لکھوایا کہ مجھ کو آپ سے پرخاش نہین ہے مجھے اس خطاب سے معاف رکھین۔

کادیانی نے خواجہ صاحب کی اسقدر اعراض کو از بس غنیمت سمجھا اور اُسکو اپنی توثیق قرار دیکر ضمیمہ انجام آتھم مین چھاپکر مشتہر کر دیا اور اُسکے شکریہ مین ایک طولانی خط

عربی خواجہ صاحب کی تعریف و توصیف میں لکھکر اُنکے حضور میں بھیجدیا۔

اسکے بعد اور دو خط فارسی خواجہ صاحب کیطرف سے کادیانی کے نام بھیجے گئے جن میں پہلے خط کی نسبت کادیانی کی تائید تعریف بھی پائی جاتی ہے۔ ان خطونکو کادیانی نے اپنی برأت و توثیق کا کافی ذریعہ سمجھا۔ اور ایک عمدہ سرٹیفکٹ خیال کر کے رسالہ سراج المنیر میں مشتہر کیا۔

ان خطوط کے شایع ہونے سے مسلمانوں میں خصوصًا اُن اصحاب میں جو مشائخ کرام و اولیائے عظام سے حسن عقیدت رکھتے ہیں کمال تشویش و تردد پیدا ہوا۔ اور اُنہوں نے بالواسطہ و بلاواسطہ مراسلت کے ذریعہ سے اپنی تشویش و تردد کا خواجہ صاحب کے حضور میں اظہار کیا۔

ایک مولوی صاحب ضلع لاہور سے بذات خود خواجہ صاحب کے حضور میں حاضر ہوئے اور تدارک مافات اور اصلاح فساد کادیانی کے درپے سعی ہوئے۔

انکو اپنی تحقیق و تفتیش سے یہ معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب بذات خود کادیانی کی تحریرات و اشتہارات کو ملاحظہ نہیں فرماتے اُنکے بعض خدام ایسے ہیں جو کادیانی کے رسائل و اشتہارات دیکھ کر اُسکے دام میں پھنس گئے ہیں وہی لوگ خواجہ صاحب کے حضور میں کادیانی کی خدا پرستی و بزرگی کی تعریفیں کر کے اس مراسلت کے موجب ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے جو کچھ چاہا لکھا اور خواجہ صاحب کیطرف سے کادیانی کے نام پر روانہ کیا۔

مولوی صاحب موصوف نے ہر چند کوشش کی کہ وہ عقاید و مکائد کادیانی انکی اصلی تحریرات سے نکال کر خواجہ صاحب کے حضور میں پیش کریں اور خطوط مذکورہ کے برخلاف اُنکی رائے قایم کرائیں مگر وہ اس کوشش میں کامیاب نہوئے۔

ازانجا کہ اظہار عقائید و مکائید کادیانی و اصلاح فساد اس سیلۂ ثانی کا قرعہ اس خاکسار کے نام پڑ ڈالا گیا ہے۔ اور اس عاجز کو اس کام کے اہتمام میں ایک خاص ملکہ عطا کیا گیا ہے لہذا خدا تعالے نے اس عاجز کے دل میں یہ القا کیا کہ یہ ناتوان خود خواجہ صاحب کے حضور

میں حاضر ہو کر عقائد و مکائید کادیانی اسکی اصلی تصانیف سے دکھا کے خواجہ صاحب کی رائے رزین انکی نسبت ظاہر کرائے۔ بنا بر علیہ خاکسار وسط محرم الحرام ۱۳۱۶ھ میں ڈیرہ نوابصاحب بہاول پور میں پہنچا۔ اور خواجہ صاحب کی ملاقات سے مشرف ہوا۔ اور کادیانی کے عقائد و مکائد اصل تصانیف سے نکال کر خواجہ صاحب موصوف کو دکھائے جنکو دیکھکر خواجہ صاحب کادیانی سے سخت متنفر اور بیزار ہوئے۔ اور معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح نے جو کچھ کادیانی کے حقمیں کہا تھا۔ وہ محض دفع شر و رفع مضرت پر مبنی تھا۔ اور تعمیل بحریم انزل مخنافہ شرہ کا نتیجہ تھا۔ اور اگر حضرت ممدوح کو کسیقدر کادیانی کی نسبت نیک گمان تھا تو وہ اسوجہ سے تھا کہ کادیانی مسلمان کہلاتا تھا او حضرت ممدوح کو مسلمانوں سے حسن ظن تھا اور انکی اصلی تصانیف دیکھنے کا اتفاق نہوا تھا۔ اس حسن ظنی اور عدم اطلاع تصانیف کادیانی کیوجہ سے آپنے اُسکے حقمیں کلمہ خیر فرمایا تھا۔ اور شیخ سعدیؒ کے اس قول پر عمل کیا تھا

ع مرا پیر دانائے مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روئے آب ٭
یکے آنکہ در خویش خود بین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش ٭

حضرت ممدوح نے اصل تصانیف کادیانی میں اُسکے عقائد و مقالات دیکھے تو اسپر بہت آشفتہ ہوئے اور اسکی شوخیوں و بے ادبیوں پر جو حضرت خاتم المرسلین علیہ السلام کی جناب میں اس سے سرزد ہوئیں، کلمہ استغفر اللہ زبان پر لائے اور فرمایا کہ یہ شخص اہل اللہ اور موید من اللہ نہیں ہے اور کمال درجہ کا بے ادب ہے۔ اور خود ستائی کرنے والا اور نام آوری اور شہرت کا طالب ہے اور اپنے دعاوی میں سچا نہیں ہے۔ حضرت کے بعض خدام حضار مجلس نے حضرت کے سامنے فرمایا کہ آیندہ حضرت اُس شخص سے خط و کتابت نہ کرینگے۔ اور حضرت نے اسپر سکوت فرما کر اُنکو تسلیم کر لیا۔

اس سے ناظرین کو یقین ہو سکتا ہے کہ وہ خطوط ثلثہ جو حضرت کیطرف سے کادیانی کو پہنچے ہیں کادیانی کی برأت و توثیق کے دلائل نہیں ہو سکتے اور نہ وہ اسکے لئے سرٹیفکٹ

تسلیم کیے جا سکتے ہیں۔

کادیانی اب بھی لن ترانیاں ہانکے اور حضرت ممدوح کو اپنا مصدق و موافق قرار دے تو اُسکو لازم ہوگا کہ وہ اسی مضمون کا ایک اَور خط حضرت ممدوح سے حاصل کرے۔ اور اپنے کسی رسالہ میں چھپوائے۔

پر امر اس سے نہ ہو سکے اور ہرگز نہ ہو سکے گا۔ انشاء اللہ تعالے۔ تو اہل اسلام معتقدین مشائخ کرام یقین کریں کہ خواجہ صاحب اسکے مصدق و مؤید نہیں ہیں۔ اور اُسکے دعاوی سے ناخوش ہیں۔

راقم

خاکسار ابوسعید محمد حسین عفا اللہ عنہ اڈیٹر رسالہ

اشاعۃ السنۃ